"تجدید" جیسے الفاظ کا صحیح اور پورا مفہوم نہیں ہے یا پھر اس کام کی ذمہ داریوں کا احساس نہیں ہے۔ رسالہ میں جو چند مقاصد بیان کئے گئے ہیں ان میں سے ہر ایک ایسا ہے کہ اگر فرقانیہ اکیڈمی ان میں سے کوئی ایک کام بھی صحیح طریقہ پر کر گذرے تو یہ امر اس کا بہت بڑا کارنامہ ہوگا، عربی دانوں کو انگریزی کی اور انگریزی دانوں کو عربی کی تعلیم دینا، تصنیف و تالیف کی مشق کرانا، لائبریری اور دار المطالعہ، تحقیقی مرکز، دار الترجمہ اور دار الاشاعت یہ سب اکیڈمی کے حصے ہیں۔ اچھا ہو کہ اکیڈمی لمبے چوڑے پروگرام بنا کر وسائل کے فقدان سے پریشان ہونے کے بجائے اپنے موجودہ وسائل کے بقدر خاموشی سے کوئی خدمت کرے اور رفتہ رفتہ حالات کے مطابق آگے بڑھتی رہے۔

بہر حال ہماری دعا ہے کہ فرقانیہ اکیڈمی سے خدا تعالیٰ اپنے دین اور اپنی کتاب مقدس کی کوئی خدمت لے اور اسے پھسلنوں سے بچاتے ہوئے صحیح راہوں پر جاری رکھے۔

مناظرہ بھیمڑی۔ مرتبہ شبیر احمد راہی ایم۔ اے۔ تقطیع ۲۲×۱۸۔ کتابت طباعت بہتر۔ صفحات ۱۴۴۔ قیمت تین روپے۔ ناشر:۔ انجمن اہل سنت والجماعت بھیمڑی ضلع تھانہ (مہاراشٹر)

موجودہ دور میں ہر سمجھ دار سلیم الطبع انسان یہ بات تسلیم کرتا ہے کہ دو فریقوں کے باہمی اختلافات کو دور کرنے کے لئے مناظروں کا قدیم طریقہ غیر مفید بلکہ سخت مضر ہے جب دونوں فریق اپنے کو حق پر اور دوسرے کو باطل پر سمجھنے اور ثابت کرنے پر مصر ہوں اور اپنی رائے میں ایک فیصد بھی نظر ثانی کی ضرورت نہ سمجھتے ہوں تو ایسے ماحول میں جو بھی گفتگو ہوگی بالکل فضول اور ضیاع وقت بلکہ تفریق بین المسلمین کا ذریعہ ہوگی۔ اور ہر فریق اپنے معتقدات میں مزید پختہ ہوگا۔

دیوبندی اور بریلوی طبقوں کے درمیان ماضی میں جو معرکہ آرائیاں رہی ہیں

اور انکی وجہ سے فریقین کے درمیان جو بے اعتمادی اور نفرت کی فضا پیدا ہو گئی ہے اس کے تحت اس کی امید کرنا کہ کوئی افہام و تفہیم کارگر ثابت ہوگی بالکل بے معنی ہے۔ اگر کوئی کام کرنے کا ہے تو پہلے نفرت کو دور کر کے باہمی اعتماد پیدا کرنا ہے اسکے بعد اس کا نمبر آتا ہے کہ کوئی بات کہی اور سنی جائے۔

یہ کتاب کسی مناظرہ کی روداد نہیں ہے جیسا کہ نام ظاہر کرتا ہے بلکہ ایک مناظرہ کے لئے شرائط اور موضوعات طے کرنے کی مجلس میں جو بات چیت ہوئی ہے اس کی روداد ہے جو ٹیپ ریکارڈ کی مدد سے ضبط تحریر میں لائی گئی ہے۔ اس پوری کتاب کو پڑھ جایئے سطر سطر اور لفظ لفظ میں آپکو طنز و تعریض تضحیک و تذلیل اور فقرہ بازی ملے گی اور ایک دوسرے پر بے اعتمادی کا کھلا ہوا مظاہرہ ہوگا۔ ایسے حالات میں اس بات کی کیا توقع ہو سکتی ہے کہ فریقین ٹھنڈے دل سے کسی دوسرے کی بات پر معقول غور و فکر کر سکیں گے جس مناظرہ کی شرائط طے ہونے میں ۴۴ صفحات سیاہ ہو گئے اور صرف ایک صفحہ کے شرائط طے ہو سکے وہ مناظرہ خود کس قدر طول پکڑے گا۔ لطف یہ ہے کہ مناظرہ بازی کے غیر مفید ہونے کا اس کتاب کے شائع کنندگان کو بھی احساس ہے لیکن ان کے خیال میں ان کی مجبوری یہ ہے کہ فریق ثانی نے ہمیں مجبور کر دیا اور دامن بچانے کی ہر کوشش کے باوجود ہمیں اس کے لئے آنا پڑا۔ سوال یہ ہے کہ فریق مخالف بھی اگر یہی عذر کر دے تو ذمہ دار کون ٹھہرے گا؟ ہم نے کتاب کے مطالعہ کے بعد اصل وجہ یہ سمجھی ہے کہ اول اول بھیمڑی میں متعدد ایسی تقریریں ہوئیں جن میں ایک فرقہ کے عقائد پر تنقید کی گئی اس پر اس فرقے کے لوگوں نے بھی اپنے عقائد کو مدلل کیا اور اس طرح دونوں طرف سے دلائل کا تبادلہ اور پھر کشیدگی پیدا ہو کر قدیم مناظرانہ ذہن کو تحریک ہوئی۔ اگر روز اول ہی سے اتباع سنت پر مثبت طریقہ پر تو جدلائی جاتی اور بدعت کو براہ راست نشانہ نہ بنایا جاتا تو امید قوی ہے کہ اس کی نوبت نہ آتی۔